Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیح

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۳۶

یوم شنبہ

جلد ۳۳	۲۹ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش	۲۱ شوال ۱۳۶۴ھ	۲۹ ستمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۲۸

قادیان ۲۸ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کان اور ڈاڑھ میں درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود ناسازیٔ طبع حضور نے خطبہ جمعہ خود پڑھا۔

— آج بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ نے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود کان اور ڈاڑھ میں شدید درد کے شمولیت فرمائی۔ اور مختصر مگر نہایت اہم تقریر بھی فرمائی۔ اس موقعہ پر ملک عطاء الرحمن صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب میں جانے والے خدام نے بوجہ علالت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختصر الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ اور درخواست دعا کی۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سر درد اور بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

— حضرت مولوی شیر علی صاحب کی عام طبیعت اچھی ہے۔ آج چند قطرے پیشاب خود بخود آیا۔ کیتھیٹر سے بھی نکالا گیا۔ طبیعت کو سکون ہے۔ اور عام حالت خدا کے فضل سے روبصحت ہے کامل صحت کے لئے خصوصیت سے

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تخت نشینی کے وقت ان کو ٹرسٹیز (امناء) مقرر کرے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

مرتبہ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج مجھے

ایک سکھ نوجوان

جو خالصہ کالج میں بی۔ اے میں پڑھتے ہیں ملنے کے لئے آئے۔ چونکہ فلاسفی کے طالب علم ہیں۔ انہوں نے فلسفی دماغ ہونے کی وجہ سے سب سے پہلا سوال یہ کیا۔ کہ

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت

کیا ہے۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ علاوہ ان دلائل کے جو عقلی طور پر اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہیں ہمارا اپنا ذاتی مشاہدہ اور تجربہ بھی اس بات کا گواہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ایک بات بتاتا ہے۔ اور وہ عین وقت پر اسی رنگ میں پوری ہو جاتی ہے۔ جس رنگ میں اللہ تعالیٰ قبل از وقت خبر دے چکا ہوتا ہے۔ پھر میں نے اس طالب علم سے

سائیکالوجی کے نظریہ کے متعلق

کہا۔ اگر علم النفس والوں کے نزدیک یہ خیالات اپنے نفس کے ہوتے ہیں۔ اور خوابیں وغیرہ خیالات کے ماتحت طبعی طور پر آتی ہیں۔ تو وہ خوابیں طبعی خیالات کے تابع ہونی چاہئیں۔ نہ یہ کہ ان میں ایسی باتیں بتائی جائیں۔ جنہیں سائنٹفک تجربہ کے ماتحت نہیں بتایا جا سکتا۔ لیکن ان خوابوں میں ایسے مضامین کا بیان ہونا جن کو قبل از وقت انسان کسی صورت میں بھی نہیں سوچ سکتا۔ اور پھر ان کا اسی طرح پورا ہو جانا اس بات کی بیّن دلیل ہے۔ کہ وہ خبر کسی ایسی ہستی کی طرف سے تھی۔ جو عالم الغیب ہے پھر میں نے انہیں

اٹھائیس سو ہوائی جہازوں والی خواب

سنائی۔ جس میں مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ امریکن گورنمنٹ برطانیہ کو اٹھائیس سو ہوائی جہاز دے گی اور اس وجہ سے برطانیہ شکست کھانے سے بچ جائیگا۔ سترہ یا اٹھارہ جون ۱۹۴۰ء کو مجھے خواب میں تار کے یہ الفاظ دکھائے گئے۔ کہ امریکہ سے برطانوی نمائندہ نے یہ تار دی ہے کہ

The American Government has delivered 2800 aeroplanes to the British government

یعنی امریکن گورنمنٹ نے اٹھائیس سو جہاز برطانوی گورنمنٹ کو دیئے ہیں۔ دو ماہ بعد

بعینہٖ یہی الفاظ

برطانوی نمائندہ نے امریکہ سے حکومت انگلستان کو بذریعہ تار بھجوائے۔ جس کے الفاظ اس قسم کے تھے کہ

The British representative from America wires that the American Government has delivered 2800 aeroplanes to the British Government

کہ برطانوی نمائندہ نے بذریعہ تار امریکہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے گورنمنٹ برطانیہ کو اٹھائیس سو ہوائی جہاز دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے

اس خواب کو مزید پختہ کرنے کے سامان

پیدا کر دیئے۔ کہ میں نے یہ رؤیا چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو سنا دیا۔ اور انہوں نے کئی برطانوی نمائندوں اور گورنمنٹ کے دوسرے ہندوستانی معزز افسروں میں اس کا ذکر کر دیا۔

سر کلو

جو آج کل آسام کے گورنر ہیں۔ اور اس وقت ریلوے بورڈ کے ممبر تھے۔ چوہدری صاحب نے ان سے بھی اس خواب کا ذکر کیا ہوا تھا جب یہ خواب پورا ہوا۔ تو چوہدری صاحب نے سر کلو کو فون کیا۔ اور کہا کہ دیکھئے ہمارے امام کا رؤیا پورا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خواب کو مزید پختہ کرنے کے لئے سر کلو کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ انہوں نے تار دیکھتے ہوئے بجائے اٹھائیس سو پڑھنے کے پچیس سو پڑھا تھا۔ چوہدری صاحب کے فون کے جواب میں انہوں نے کہا بات تو ٹھیک ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے برطانیہ کو کچھ ہوائی جہاز دیئے ہیں۔ مگر آپ کے امام کی بتائی ہوئی تعداد غلط نکلی۔ آپ نے مجھے بتایا تھا۔ کہ انہوں نے خواب میں اٹھائیس سو ہوائی جہاز دیکھا تھا۔ اور امریکہ نے پچیس سو ہوائی جہاز دیئے ہیں۔ چوہدری صاحب نے کہا۔ کہ آپ اس تار کو اٹھا کر ذرا غور سے پڑھیں۔ جب انہوں نے دوبارہ پڑھا تو انہیں اپنی غلطی معلوم ہو گئی۔ اور بے اختیار ہو کر بول اٹھے۔ کہ اوہو یہاں تو واقعہ میں اٹھائیس سو ہوائی جہاز کی ڈلیوری کا ذکر ہے۔

اس رؤیا کو سنکر اس

سکھ نوجوان نے تسلیم

کیا۔ کہ اگر دو ہزار یا اڑھائی ہزار یا تین ہزار تعداد ہوتی۔ تو کہہ سکتے تھے۔ کہ اندازہ کیا گیا لیکن اٹھائیس سو ہوائی جہازوں کی تعداد بیان کرنا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور پھر دو مہینے کے بعد اس کا پورا ہو جانا بتاتا ہے۔ کہ یہ غیر معمولی بات ہے۔ اور میں اس پر غور کرونگا۔ آخر میں میں نے کہا۔ مَیں وہ باتیں پیش نہیں کرتا۔ جو آئی گئی ہو گئی ہیں۔ اور قصے کہانیاں ہو گئی ہیں۔ میں آپ کے سامنے حضرت رام چندر کے معجزات بیان نہیں کرتا۔ میں آپ کے سامنے حضرت کرشنؑ کے معجزات بیان نہیں کرتا۔ مَیں آپ کے سامنے حضرت موسیٰؑ کے معجزات پیش نہیں کرتا۔ مَیں آپ کے سامنے حضرت عیسیٰؑ کے معجزات پیش نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ تمام معجزات آپ کے نزدیک قصے کہانیاں بن گئے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں۔ کہ کیا

ہماری موجودہ پوزیشن

ایسی ہے۔ کہ ہم دنیا کو شکست دے دیں اور سب پر غالب آ جائیں۔ اس نوجوان نے کہا۔ نہیں۔ مَیں نے کہا آپ دیکھ رہے ہیں۔ دنیا پر آج کمیونزم کا غلبہ ہے۔ اور اسے بہت بڑی قوت حاصل ہے۔ اور اس کے مقابل میں ہماری کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اور یہ ایک مسلمہ قاعدہ ہے۔ کہ طاقتور اور کثرت والی قومیں ہمیشہ جیتا کرتی ہیں۔ لیکن اگر چالیس یا پچاس سال یا سو سال تک یا اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ ہی میں

ہم دنیا پر غالب آجائیں

تو یہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت ہوگا یا نہیں۔ جب میں نے یہ بیان کیا۔ تو کہنے لگے۔ ہاں خدا کی ہستی کا ثبوت ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی کہنے لگے۔ بعض دفعہ ایک سکیم فیل بھی ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا یہاں سوال سکیم کے فیل ہونے کا نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کمیونزم یا دہریت فیل ہو جائیگی میں یہ کہتا ہوں کہ وہ تحریکیں فیل ہو جائینگی اور ان کی جگہ ہم لے لینگے۔ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ کمیونزم یا سوشلزم کو جو طاقت حاصل ہے۔ کیا اس کا مقابلہ ہماری جماعت موجودہ حالت میں کرسکتی ہے۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ ایک جماعت جو نہایت ہی ادنےٰ حالت میں ہو۔ اور جس کی تعداد بہت قلیل ہو اور وہ بے سروسامان ہو۔ اس کے مقابل پر ساری دنیا ہو اور وہ ہو بھی جھوٹی اور صداقت اس کے پاس نہ ہو۔ اور پھر بھی وہ جیت جائے اور تمام دنیا ہار جائے۔

سوائے انبیاء کی جماعتوں کے

آپ کو یہ بات کسی اور جماعت میں نظر نہیں آئیگی۔ اگر دو برابر کی طاقتیں ہوں۔ تو ان میں تو سکیم کے فیل ہونے کی وجہ بتائی جاسکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں کی طاقتوں میں

زمین و آسمان کا فرق

ہو۔ ان میں کمزور جماعت فتح حاصل کرے تو یہ کہنا کہ دوسری سکیم فیل ہو گئی ہے۔ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مثلاً اگر جرمنی انگلستان سے ہار جائے یا روس امریکہ سے ہار جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہارنے والے ملک کی سکیم فیل ہو گئی ہے۔ لیکن کجا ہماری حالت اور کجا ان جماعتوں کی حالت جو کہ کمیونزم یا سوشلزم کی حامی ہیں۔ اس پر اس نوجوان نے تسلیم کیا۔ کہ واقعہ میں اگر ایسا ہو جائے تو یہ بات ایسی ہوگی۔ جو معجزہ کہلا سکتی ہے اور جس کے بعد تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ

اس دنیا کا کوئی خدا ہے

حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان سوائے کلام الٰہی کے ہو ہی نہیں سکتا۔ خالی دلائل اور ڈھکوسلے انسان کو مطمئن نہیں کر سکتے فلسفہ اور سائنس کے علوم کی اتنی کثرت ہو گئی ہے۔ کہ مذہب کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں اور فلسفہ اور سائنس کے ذریعہ نہایت گندے گندے اعتراضات اسلام اور بانیٔ اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک کے بعض ادیب لکھا کرتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے فضائے آسمانی میں اپنے حریف کے دلائل کی دھجیاں اڑا دیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ مذہب کی تو آج فضائے آسمانی میں دھجیاں بھی نظر نہیں آتیں۔ درحقیقت جن گنتی کے افراد کے متعلق یہ نظر آتا ہے۔ کہ وہ مذہب کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ مذہب کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ یا مذہب کے لئے جانیں دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کی قربانیاں بھی ظاہری ہیں۔ ایمان سے ان کو دور کا تعلق بھی نہیں اگر کوئی شخص پرائیویٹ طور پر ان سے ملے۔ تو وہ یقیناً محسوس کرے گا۔ کہ

اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت

ان کے دلوں میں ذرہ بھر بھی نہیں ایسے حالات میں مَیں سمجھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کو اپنے ذمہ واریوں کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہئے اور قربانیوں میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ ترقی کرنی چاہئے۔

ہماری جماعت کا ہر شخص

جو دین کے لئے قربانی نہیں کرتا۔ اور پوری طرح جدوجہد سے کام نہیں لیتا دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاری نہیں کرتا اور سستی سے کام لیتا ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان نہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ جو وعدے کرتا ہے۔ وہ آپ ہی آپ پورے نہیں ہو جایا کرتے۔ بلکہ بندوں کی ہمت اور قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ قصہ مشہور ہے۔ کہ ایک بزرگ کے پاس کوئی شخص آیا۔ اور کہا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ آپ دعا کریں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا میں دعا کرونگا۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر چل پڑا۔ مگر جس طرف سے آیا تھا۔ اس طرف نہ گیا بلکہ دوسری طرف چل پڑا اس بزرگ نے بلا کر پوچھا۔ میاں ادھر کیوں جا رہے ہو۔ گھر کیوں نہیں جاتے۔ اس نے کہا کہ میں فوج میں ملازم ہوں۔ چھٹی پر آیا تھا۔ اور اب واپس فوج میں جا رہا ہوں۔ اس بزرگ نے کہا۔ اگر تم فوج میں جا رہے ہو تو پھر میری دعا سے کچھ نہیں بنے گا۔ میری دعا تو تبھی قبول ہو سکتی تھی۔ جب تم گھر کو جاتے۔ تو یہ خدائی قانون ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے قانون کی پابندی کرتا ہے۔ اور اس کے اکثر وعدوں کے پورا کرنے کے لئے

انسانی جدوجہد کی ضرورت

ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یہ نہیں ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کنعان کے لوگوں کو رسیوں میں باندھ کر موسےؑ کے ساتھیوں کے سپرد کر دیا ہو۔ بلکہ یہی حکم ہوا۔ کہ اپنی قوم کو لے کر جنگلوں کی طرف چلے جاؤ۔ تاکہ ان میں جفاکشی اور بہادری کا مادہ پیدا ہو۔ وہ ایک لمبے عرصہ تک جنگلوں میں تکالیف برداشت کرتے اور تنگی کی حالت میں دن بسر کرتے رہے۔ وہ شہری لوگ تھے۔ آرام و آسائش کے عادی تھے۔ ان کو کھانا نہیں ملتا تھا۔ پیاس کی تکلیف ستاتی تھی۔ شہروں کے رہنے والے یہ تکالیف کہاں برداشت کر سکتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو رعمسیس جیسے شہر سے نکال کر لائے تھے۔ ان شہری لوگوں کو حضرت موسےٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کی فتوحات کا وعدہ

یاد دلاتے۔ اور ان کی کمر ہمت کو مضبوط کرتے۔ جب وہ بھوکے رہتے رہتے کمزور ہو گئے۔ پیاسے رہتے رہتے نڈھال ہو گئے۔ اور گھر سے بے گھر آوارہ جنگلوں میں پھرتے پھرتے تنگ آ گئے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھنے لگے۔ کہ فتح کا دن کب آئے گا۔ اور ہمیں کب چین اور آرام نصیب ہوگا۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ یہ جرار فوج جو تمہارے سامنے کھڑی ہے۔ اسے مار لو تو فتح تمہاری ہے۔ اس پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا عجیب بات ہے۔ دس پندرہ سال تک تو ہمیں جنگلوں میں مارے مارے لے کر پھرتا رہا اور اب کہتا ہے۔ یہ فوج کھڑی ہے۔ اسے مار لو تو فتح تمہاری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کدھر گیا ہے۔ کہ تم اس زمین کے وارث ہو گے۔ اور تو ہمیں بجائے اپنے ملک کے دوسرے ملک میں لے آیا ہے۔ ہم گھر سے بے گھر ہو گئے ہیں۔ ہم نے بیشمار تکالیف برداشت کی ہیں۔ اور اب تو ہمیں یہ کہتا ہے۔ کہ

جاؤ دشمن کو مار لو اور ملک تمہارا ہے

ان خیالات کی وجہ سے وہ اس قدر جوش میں آ گئے کہ موسیٰؑ کو مخاطب کر کے بول اٹھے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ اے موسیٰؑ کیا تو ہم سے تمسخر کرتا ہے۔ کہ اس قوم پر فتح حاصل کر لو۔ تو یہ زمین تمہاری ہے۔ اگر ہم نے ہی سب کچھ کرنا تھا۔ تو خدا تعالےٰ کے وعدے دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اب جا

تو اور تیرا خدا لڑتے پھرو

ہم تو یہ سمجھے ہیں۔ ہم نے جنگ کر کے دشمن سے ملک فتح کرنے کی نیت سے وطن نہ چھوڑا تھا۔ ہم تو ان وعدوں کے دھوکے میں آ گئے۔ جو ہمیں دیئے گئے تھے۔ درحقیقت

97

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک شدید غلط فہمی میں مبتلا

تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے بندوں کو کچھ کرنا نہیں پڑتا۔ وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم تکلیفیں اٹھاتے ہوئے کنعان کے دروازہ تک پہونچ گئے ہیں۔ اب اللہ تعالےٰ کو چاہیئے کہ وہ پہلے لوگوں کو مار دے۔ اور ہمیں اس زمین کا وارث کردے۔ حالانکہ

اللہ تعالےٰ کے وعدے کا تو یہ مطلب تھا

کہ جس قوم سے ان کا مقابلہ تھا۔ وہ اپنے پاس ظاہری سازوسامان بہت زیادہ رکھتی تھی۔ اور اس کے پاس فتح حاصل کرنے کے تمام قسم کے سامان موجود تھے۔ لیکن حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھی بالکل بے سروسامان تھے۔ اور ان کے پاس بظاہر کوئی چیز ایسی نہ تھی۔ جو فتح کو قریب لانے والی ہو۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کا

عمالقہ کی قوم پر فتح حاصل کرنا

ایسا ہی تھا جیسے چوہا بلی کو مار دے۔ عمالقہ قوم کی شام و کنعان پر حکومت تھی۔ اور وہ بہت زیادہ قوت و شوکت رکھتی تھی۔ اور نہایت جابر قوم تھی۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھی اینٹیں پاتھنے والے غلامی کی زندگی بسر کرنے والے اور سیاست سے بالکل جاہل اور ناواقف تھے۔ باوجود اس کے اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ تھا۔ کہ وہ جاہل اور ناواقف اور غلامی کی زندگی بسر کرنے والی قوم کو اس کے دشمنوں پر غالب کردے گا۔ اور عمالقہ کی زمین کا وارث کردیگا۔ اور یہ سینکڑوں سال تک غلام رہنے والی قوم جس نے کبھی تلوار نہیں چلائی تھی۔ اور غلامی کی زنجیروں میں مقید تھی۔ قوم عمالقہ پر جو تلوار کی دھنی تھی۔ اور ہر قسم کے سازوسامان اس کے پاس موجود تھے۔ غالب آجائیگی۔ مگر یہود نے ناواقفی سے یہ سمجھا کہ بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہونے کا وعدہ ہے۔ اور انکار کرکے تباہ ہوگئے۔ اور ان کی اگلی نسل نے جا کر فتح کیا۔ جو اس غلطی کو سمجھ گئی۔ پس خدا تعالےٰ کا ہاتھ عمالقہ کو مارنے میں ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ کمزور قوم کو غالب قوم پر فتح دینے میں ظاہر ہوا۔

آج بھی اگر

کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے خود بخود بغیر ہماری کوششوں کے پورے ہو جائیں گے۔ تو وہ بھی اپنے عمل سے

یہی کہتا ہے۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ کہ جا تو اور تیرا رب جا کر لڑ لو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ جو کچھ موسےٰ کے وقت میں ہوا۔ وہی کچھ ہر نبی کے زمانہ میں ہوا ہے۔ ہندوؤں میں

حضرت کرشنؑ کو جو لڑائی لڑنی پڑی

وہ خود کرشن جی۔ ارجن جی۔ پانڈوؤں اور ان کے ساتھیوں نے لڑی۔ یہ نہیں ہوا کہ بجائے ان کے لڑنے کے فرشتے آسمان سے نازل ہوئے ہوں۔ اس خطرناک لڑائی کی وجہ یہ تھی۔ کہ کورو نے حق کو چھوڑ دیا۔ اور کج روی اختیار کی۔ لیکن جب دونوں فریق صف آرا ہوئے۔ تو دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور خود پانڈو جو حق کے لئے یہ لڑائی لڑ رہے تھے ہمت بھی چھوڑ رہے تھے۔ اس پر ارجن جی نے کرشن سے کہا۔ کہ لڑائی کیسے لڑیں۔ پانڈو خود لڑائی کے لئے تیار نہیں۔ اور دشمن بہت زیادہ تعداد میں ہے۔ جس کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔ بہتر ہے کہ لڑائی نہ کی جائے۔ لیکن کرشن جیؑ نے کہا خواہ پانڈو لڑنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اور خواہ دشمن کتنا ہی زیادہ ہو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری مدد کرے گا۔ اور ہم دشمن پر فتح حاصل کرلیں گے۔ آخر جنگ ہوئی اور اس میں کرشن جیؑ کو فتح نصیب ہوئی۔ باوجود اس کے کہ کورو طاقت کے لحاظ سے ان سے بہت بڑھ کر تھے۔ کرشن جی کو اس لئے فتح حاصل ہوئی۔ کہ وہ راستی پر تھے۔ اور ان کے دشمن جھوٹ کے حامی تھے۔ ایسے موقعوں پر

لڑائی وہی جیتا کرتا ہے

جو خدا تعالےٰ کا بندہ ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کردیتا ہے۔

ہر نبی کے زمانہ میں

اللہ تعالےٰ کا یہی سلوک اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہ اس کے ماننے والے اپنے دشمنوں پر غالب آتے ہیں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہوا۔ کہ انبیاء کے ماننے والوں کو لڑائی بھی نہ لڑنی پڑے۔ اور آسمان سے فرشتے اتر کر ان کے لئے فتح کے سامان پیدا کردیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جماعت کو بھی قربانیوں کے بعد غلبہ عطا کیا گیا۔ اور یہی حال ہماری جماعت کا ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے بڑھ کر قربانیاں

کرنی پڑیں گی۔ کیونکہ جن سے ہمارا مقابلہ ہے وہ بہت زیادہ تعداد بہت زیادہ طاقت۔ اور بہت زیادہ ذرائع رکھتے ہیں بہ نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمنوں کے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جماعت کا مقابلہ آٹھ دس لاکھ آدمیوں سے تھا۔ لیکن ہماری جماعت کا مقابلہ چالیس کروڑ سے ہے۔ جس گورنمنٹ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کا مقابلہ ہوا۔ وہ اتنی طاقتور نہیں تھی جتنی طاقتور وہ حکومتیں ہیں جو ہمارے زمانہ میں ہیں۔ مقابلہ سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری گورنمنٹ سے لڑے تھے۔ بلکہ وہ حکومت کے ذریعہ دق کئے جاتے۔ ورنہ وہ خود حکومت کے ساتھ ٹکر لینا نہیں چاہتے تھے۔ جس طرح مسیح ناصری علیہ السلام نے لڑائی نہیں کی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی لڑائی نہیں کی۔ جس طرح حضرت مسیح ناصر علیہ السلام نے کہا کہ میں حکومت کا فرمانبردار ہوں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ میں حکومت کا فرمانبردار ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ

خدا تعالےٰ کے نبی حکومت کے خواہاں نہیں ہوتے

اور نہ ہی حکومت سے لڑائی کرنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن حکومت ان کو باغی قرار دیتی ہے۔ اور ان کو نیست و نابود کرنے کے درپے ہوجاتی ہے۔ آج دنیا میں حکومت کا خوشامدی خیال کرتی ہے۔ لیکن حکومت کے افسر ہمیں باغی قرار دیتے ہیں۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی جماعت کی حکومت مخالفت نہ کرے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت کو بغیر قربانیوں کے غلبہ حاصل ہوجائے۔ مثلاً

عیسائیوں کو آج بڑی طاقت حاصل ہے

مگر وہ طاقت اور وہ غلبہ جو عیسائیوں کو حاصل ہے۔ بغیر قربانیوں کے حاصل نہیں ہوا۔ ایسا نہیں ہوا۔ کہ عیسائی سوئے ہوئے ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فرشتے لوگوں کی گردنوں میں رسیاں ڈال ڈال کر ان کے پاس لاتے ہوں۔ اور ان کی جماعت میں داخل کرتے ہوں۔ اور اس طرح ان کی جماعت ترقی کر گئی ہو بلکہ عیسائیوں نے جانیں دیں۔ اور

سینکڑوں سال تک قربانیاں

کرتے چلے گئے۔ تین سو سال تک عیسائیوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں۔ کہ ان کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اٹلی میں میں نے وہ جگہ دیکھی ہے۔ جہاں

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جماعت کے افراد

حکومت کے ظلموں سے بھاگ کر چھپا کرتے تھے وہ جگہ زمین سے اسیؔ فٹ گہری ہے۔ اور اتنی سڑاند اور بدبو آتی ہے۔ کہ انسان کے لئے اس کے اندر داخل ہونا مشکل ہوجاتا ہے اور نمی اور تاریکی اس قدر ہے۔ کہ الامان چونکہ قرآن مجید میں ان مقامات کا ذکر ہے۔ اس لحاظ سے میرے لئے بہت اہم تاریخی جگہ تھی اور میں نے اسے دیکھنا ضروری سمجھا۔ اس

غار کے تین حصے

انہوں نے بنائے ہوئے تھے۔ پہلا حصہ زمین سے پندرہ یا بیس فٹ نیچے تھا۔ جیسے چوہا یا چھچھوندر جگہ کھودتا ہے۔ ایسے ہی انہوں نے زمین کھودی ہوئی تھی۔ اور اس کے اندر

کئی راستے

بنائے ہوئے تھے۔ تاکہ اگر پولیس ان کو پکڑنے کے لئے آ بھی جائے۔ تو اس کو پتہ نہ لگ سکے۔ کہ راستہ کدھر جارہا ہے۔ راستے بالکل بھول بھلیاں کی طرح تھے۔ ایک اس طرف جارہا ہے۔ اور دوسرا دوسری طرف۔ ایک ہی جگہ سے کئی راستے نکلتے تھے۔ اور آگے جا کر بعض ان میں سے بند ہوجاتے تھے۔ مگر پولیس ان کو پکڑنے کے لئے آجاتی۔ تو چونکہ مسیحیوں کو تو رستوں کا علم ہوتا تھا۔ اس لئے وہ بھاگ جاتے تھے۔ پھر اس خیال سے کہ کسی وقت پولیس آ ہی پکڑے۔ انہوں نے اوپر کی منزل کے نیچے ایک دوسری منزل بنائی ہوئی تھی۔ جب اوپر کی منزل میں پناہ نہ مل سکتی تھی۔ تو وہ دوسری منزل میں چلے جاتے تھے۔ اس منزل تک جانے کے لئے پکی سیڑھیاں نہ ہوتی تھیں۔ بلکہ لکڑی کی سیڑھیاں ہوتی تھیں۔ جنہیں وہ دوسری منزل میں اٹھا کر ہٹا لیتے تھے۔ تاکہ پولیس انہیں استعمال کرکے پکڑ نہ لے۔ اور تعاقب میں دیر لگ جائے۔ ان غاروں میں بعض دفعہ ان کو تین تین سال تک چھپنا پڑتا تھا۔ اور اگر کبھی پولیس کو ان کا سراغ مل جاتا۔ اور وہ ان پر قابو پا لیتی۔ تو ان کو قتل کردیتی تھی۔ میں نے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بعض کتبوں پر نہایت دردناک عبارتیں

لکھی ہوئی دیکھی ہیں کہ یہ میری پیاری بیوی یا میری پیاری بیٹی - یا میرے پیارے بیٹے یا میری پیاری بہن کی قبر ہے - فلاں سن میں ہم عبادت کر رہے تھے - کہ پولیس نے آکر ان کو پکڑ لیا اور قتل کر دیا - ایک گرجے میں سات پادری عبادت کر رہے تھے پولیس آگئی - اور اس نے آکر ان کو پکڑ لیا اور ساتوں کے ساتوں قتل کر دیئے گئے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو

سید ولد آدم

ہیں - اور تمام انبیاء کے سردار ہیں - آپؐ کو بھی بنی بنائی جماعت نہیں مل گئی - کہ تیرہ سال تک کفار مکہ نے آپؐ کو سخت سے سخت تکلیفیں دیں - ایسی تکلیفیں کہ ان کا تصور کر کے بھی انسان کی روح کانپ جاتی ہے - تیرہ سال کی تکالیف برداشت کرنے کے بعد آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہجرت کی - اور مدینہ چلے گئے - دشمن نے وہاں بھی آپؐ کا پیچھا نہ چھوڑا - اور مدینہ پر چڑھائی کر کے وہاں سے بھی مسلمانوں کو نیست و نابود کرنا چاہا - اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اجازت دی گئی - کہ اب ان کا مقابلہ کیا جائے - اگر مقابلے کی اجازت نہ ہوتی تو مسلمانوں کا زندہ رہنا محال تھا -

مسلمانوں نے کفار کا مقابلہ کیا

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد ایسے فرشتوں سے کی جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - لم تروھا کہ وہ نظر نہ آتے تھے بہرحال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے متواتر تیرہ سال تک تکالیف برداشت کیں - اور تیرہ سال کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت کے ماتحت کفار کا مقابلہ کیا - اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح دی - اور ان کو کفار کی روزانہ تکالیف سے ایک حد تک نجات مل گئی - اور کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کی وجہ سے ان کو

قیصر و کسریٰ کے تختوں کا وارث

کر دیا - لیکن یہ نہیں ہوا - کہ صحابہؓ گھروں میں آرام سے بیٹھے رہے ہوں - کہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح دیگا - اس لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ خود بخود پورا ہو جائیگا - بلکہ انہوں نے اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے انسان کو ہر قسم کی قربانی بے دریغ کرنی چاہیئے - خواہ وہ جانی ہو - یا مالی ہو - پس اللہ تعالیٰ جو وعدہ کرتا ہے بندوں کا فرض ہوتا ہے - کہ اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کریں - ہمارے زمانہ میں

دہریت کا فتنہ

اس قدر بڑھ گیا ہے - کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سرے سے ہی انکار کر دیا گیا ہے - دنیا کے نزدیک آج خدا تعالیٰ کسی ہستی کا نام نہیں - ہمارا اذان میں لا الٰہ الا اللہ کہنا دنیا کے لئے ایک بے معنی چیز ہے - جب اللہ تعالیٰ کے وجود کا ہی سرے سے انکار پایا جاتا ہے - تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ خدا ایک ہے - یا دو ہیں - یا تین ہیں - پہلے اللہ تعالیٰ کے وجود کو منوانے کا سوال ہے - اس کے بعد لا اِلٰہ الا اللہ کا مقام ہے - ان

تاریکی اور ظلمت کے دنوں میں

ہماری جماعت کو سوچنا چاہیئے کہ اسے کس قدر قربانیوں کی ضرورت ہے - اگر ہم میں سے ہر انسان سر سے پیر تک اپنے تمام اعضا اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے میں نہیں لگاتا - اگر ہم میں سے ہر فرد اپنا دن اور رات خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے صرف نہیں کرتا - تو ہم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کی طرح ہیں - جنہوں نے یہ کہا تھا - اِذْھَبْ اَنتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰھُنَا قَاعِدُوْن - حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے منہ سے یہ کہہ دیا تھا - اس لئے ہم ان کو برا بھلا کہتے ہیں - لیکن اگر ہم اپنے اعمال سے یہی ثابت کرنے والے ہوں - تو ہم میں اور ان میں کیا فرق ہو سکتا ہے - آج جس شخص کے دل میں

سستی اور غفلت

پیدا ہوتی ہے - اور قربانی کرنے سے جی چراتا ہے - وہ یقیناً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ہے - گو وہ منہ سے نہ کہے - پہلی قوموں کے منہ سے جو برے الفاظ نکل جاتے ہیں - آئندہ قومیں ان لفظوں سے احتراز کرتی ہیں - لیکن اپنے اعمال کی طرف نہیں دیکھتیں - کہ کیا ہم اپنے اعمال سے تو ان ہی الفاظ کو نہیں دوہرا رہے - کہتے ہیں - کہ

جرمنی کا بادشاہ فریڈرک

سخت تند مزاج تھا - اسے ایک گھوڑا بہت پیارا تھا - ایک دفعہ وہ گھوڑا بیمار ہوگیا - بادشاہ نے نوکروں کو حکم دیا - کہ اس کا پوری طرح خیال رکھیں - اور ڈاکٹروں کو حکم دیا - کہ پوری توجہ سے اس کا علاج کریں - اور ہر دس منٹ کے بعد اسے گھوڑے کی حالت کے متعلق اطلاع ملتی رہے - اور ساتھ ہی یہ بھی کہا - کہ جس نے گھوڑے کے مرنے کی خبر دی میں اسے مار ڈالونگا - اور اگر کسی نے بھی اطلاع نہ دی - تو سب کو مروا ڈالوں گا - ڈاکٹر اور نوکر سب اس حکم سے گھبرا گئے - اور گھوڑے کا علاج پوری محنت سے کرتے رہے - لیکن آخر گھوڑا مرگیا - جب گھوڑا مرگیا - تو سب گھبرائے کہ اب کون گھوڑے کی موت کی خبر بادشاہ کو دینے جائے - جو جائیگا - اس کی جان کی خیر نہیں - اور اگر کوئی بھی نہ جائے تو سب مارے جائینگے - وہ ایک دوسرے کو آمادہ کرتے لیکن کوئی تیار نہ ہوتا - آخر بہت سوچ بچار کے بعد اطلاع پہنچانے کے لئے انہوں نے بادشاہ کے ایک منہ چڑھے نوکر کو چنا - پہلے تو اس نے لیت و لعل کیا - لیکن آخر تمام نوکروں کے سمجھانے پر وہ مان گیا - معلوم ہوتا ہے - کہ وہ عقلمند بھی تھا - جب وہ بادشاہ کے پاس اطلاع لے کر گیا - تو بادشاہ نے اسے دیکھتے ہی کہا - اتنی دیر کیوں لگائی ہے - کہو گھوڑے کے متعلق کیا خبر لائے ہو - اس نے کہا حضور بالکل آرام ہے - بادشاہ نے پھر پوچھا - کیا واقعہ میں آرام میں ہے - اس نے کہا - حضور گھوڑا بالکل آرام سے زمین پر لیٹا ہوا ہے - اسے بالکل درد نہیں - نہ وہ چیخیں مارتا ہے - نہ دم ہلاتا ہے - نہ کان ہلاتا ہے - نہ اس کا پیٹ ہلتا ہے - آنکھیں بھی بند ہیں - اور بالکل آرام سے لیٹا ہوا ہے - کوئی حرکت نہیں کرتا - بادشاہ نے کہا - اس کا تو یہ مطلب ہے - کہ گھوڑا مرگیا ہے - اس نے کہا - حضور ہی کہتے ہیں میں تو نہیں کہتا - تو

الفاظ بدل لینے سے کیا بنتا ہے

منہ سے بے شک نہ کہا - اِذْھَبْ اَنتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰھُنَا قَاعِدُوْن - لیکن جس نے اپنے عمل سے ایسا ہی نمونہ دکھایا - تو وہ منہ سے کہنے والے سے کم نہیں - بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہیں - ہم کہتے ہیں - حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہ ساتھی بڑے گندے تھے - جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا تھا - کہ جا تو اور تیرا رب جاکر لڑو - ہم یہاں بیٹھے ہیں - لیکن اگر ہم اپنے اعمال سے وہی ثابت کرتے ہیں - جو انہوں نے منہ سے کہا تھا - تو وہ گالیاں ان کو نہیں لگتیں - ہم کو لگتی ہیں - کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کی حالت کو دیکھتا ہے - اور ارادوں اور نیتوں سے خوب واقف ہے - اگر ایک شخص اسلام کے لئے اپنی زبان بھی نہیں ہلاتا اور آرام سے گھر میں لیٹا رہتا ہے - اور دل میں خوش ہوتا ہے - کہ اسے قربانی نہیں کرنی پڑتی - بے شک اسلام کو ضعف پر ضعف پہنچے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت خطرہ میں ہو - لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا - اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو گالیاں دیتا چلا جاتا ہے - کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے غداری کی - تو یہ گالیاں ان کے لئے نہیں بلکہ اس کے اپنے لئے ہیں - آج

دشمن اسلام کے مقابلہ میں

اپنی جانیں اور اپنا مال صرف کر کے اسلام کے خلاف کالجوں کے ذریعہ - ہسپتالوں کے ذریعہ انجمنوں اور سوسائیٹیوں کے ذریعہ سیاسی نمائندوں کے ذریعہ پراپیگنڈا کر رہا ہے - اگر اس حالت میں ایک مسلمان اپنے گھر میں لیٹا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو بُرا بھلا کہتا چلا جائے - تو یہ اسکی حد درجے کی حماقت ہوگی اسے سوچنا چاہیئے کہ کیا اس نے اسلام کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالی ہے؟ کیا اسنے اسلام کیلئے اپنی جان کو اسی طرح ہلاکت میں ڈالا جس طرح وہ دنیا کے لئے ڈالتا ہے؟ کیا وہ اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے - اور کر رہا ہے؟ جس آدمی کا نفس ان سوالوں کا جواب ہاں میں دے اسے اپنے آپ کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خوش قسمت

سمجھنا چاہیئے۔ ورنہ اذھب انت و ربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون مُنہ سے نہ کہنا اور عمل سے اس کا ثبوت دینا یہ دونوں برابر ہیں۔

پس

ہماری جماعت کو غور کرنا چاہیئے

کہ ان کے اعمال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے قول کے مصداق تو نہیں۔ ہر وہ شخص جو ایمان میں کمزوری دکھاتا ہے۔ اور اپنا دن رات اسلام کے پھیلانے کے لئے وقف نہیں کرتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کی اشاعت کا اسے احساس نہیں۔ قربانی کے نام سے اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ چندہ دیتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ اور دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اگر وقف زندگی کا مطالبہ ہو۔ تو خوف سے کانپنے لگتا ہے۔ یا وہ لوگ جن کی اولاد وقف کے قابل ہے۔ لیکن وہ ان کو وقف کی تحریک نہیں کرتے۔ یا اگر لڑکا زندگی وقف کرتا ہے۔ تو مائیں اور بہنیں رونا شروع کر دیتی ہیں۔ اور باپ کہتا ہے۔ کہ کیا میں نے تجھے اسی دن کے لئے پڑھایا تھا۔ کہ زندگی وقف کر دے۔ ایسے انسانوں کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے متعلق کہیں۔ کہ وہ نافرمان اور غدار تھے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ اپنے آپ کو بھی انہی میں سے شمار کریں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی جماعتوں کا کام اتنا مشکل نہ تھا۔ جتنا ہمارا کام ہے۔ اس وقت صرف یہ سوال تھا۔ کہ تخت پر خدا تعالیٰ کو بٹھایا جائے۔ یا فرعون کو۔ لیکن آج تو خدا تعالیٰ کے وجود کا ہی سرے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ اور بجائے لا الٰہ الا اللہ ثابت کرنے کے اور بجائے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کو ثابت کرنے کے ہمیں

اللہ تعالیٰ کی ذات

کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ کہ وہ موجود ہے۔ کیونکہ دنیا اسکی ذات کا انکار کر رہی ہے۔ ایسے حالات میں اس کی صفات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اس میں کون کونسی طاقت ہے۔ اور کونسی نہیں۔ اب صرف خدا تعالیٰ کو تخت پر بٹھانے کا سوال نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی روحانی پیدائش کا سوال ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا وجود ایسے طور پر ظاہر ہو۔ کہ دنیا اس کا انکار نہ کر سکے۔ اس وقت سوال یہ نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کو کس طرح دنیا میں قائم کیا جائے۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو کس طرح منوایا جائے۔ جیسی ظلمت اور جیسی ضلالت ہمارے زمانہ میں ہے۔ اور جس طرح

اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار

ہمارے زمانہ میں کیا جا رہا ہے۔ اس کی نظیر پہلے وقتوں میں نہیں ملتی۔ ہماری جماعت کو بھی اس کے مقابل پر ایسی شاندار قربانیاں کرنی چاہئیں۔ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل مل کر اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔ اور وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وجود کو دنیا سے منوا دیں۔ اور اس کی حکومت دنیا پر قائم کر دیں۔ گو

اللہ تعالیٰ کی حکومت

زمین پر بھی ویسی ہی ہے۔ جیسی آسمان پر ہے۔ اور تمام دنیا اس کے قانون قدرت کے ماتحت چل رہی ہے۔ اگر دہریہ یا دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید یا اس کی عبادت نہیں کرتے۔ تو اس سے اللہ تعالیٰ کی حکومت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مگر ایک لحاظ سے اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اور وہ اس طرح کہ

اللہ تعالیٰ کی عظمت

لوگوں کے دلوں میں قائم ہو جائے

جب بادشاہوں کو تخت پر بٹھانے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ تو ملک کے بڑے بڑے آدمی بلائے جاتے ہیں۔ انگلستان کے بادشاہ کو آرچ بشپ آف کنٹربری تخت پر بٹھاتا ہے۔ اور اگر اسلامی ممالک میں یہ رسم ادا کرنی ہو۔ تو شیخ الاسلام اس رسم کو پورا کرتا ہے۔ اسی طرح

اللہ تعالیٰ کی تخت نشینی کی رسم

میں انہی کو شامل کیا جائیگا۔ جو اس کے حضور معزز ہوں گے۔ اور جو اس قابل ہونگے کہ وہ اس رسم میں شامل ہوں۔ جنہوں نے اس کی تخت نشینی کے دن کے لئے ہر چیز قربان کر دی۔ اور اس کی راہ میں دیوانہ وار تکالیف کو برداشت کرتے چلے گئے۔ یہ لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ اپنی تخت نشینی کے موقع پر شریک کرے گا۔ لیکن وہ جنہوں نے کہا۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ اللہ تعالیٰ کبھی پسند نہیں کریگا۔ کہ ایسے ناپاک لوگ اس کی تخت نشینی میں شامل ہوں۔ اور ان کے ناپاک ہاتھ اس کے سر پر تاج رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔

دور کرو ان ناپاک ہاتھوں کو

میں ان کے ذریعے اپنی تخت نشینی نہیں چاہتا۔ تمہارے دل میں میری کوئی وقعت نہیں تھی۔

پس اللہ تعالیٰ اپنی تخت نشینی اس شخص کے ہاتھ سے کرائے گا۔ جو آج اسلام کا شیخ الاسلام ہے۔ جس کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ اور جو دن اور رات اس فکر میں رہتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت جلد دنیا میں قائم ہو۔ جب موجودہ بادشاہ کے والد کی تاج پوشی کی رسم دہلی میں ادا کی گئی۔ تو میں اس وقت بچہ ہی تھا۔ جب بادشاہ دربار میں آیا۔ تو ایک بہت بڑا رئیس تھا۔ جسے بادشاہ کی آمد کا اعلان کرنے پر مقرر کیا گیا تھا۔ وہ بگل کبھی ادھر منہ کر کے بجاتا اور کبھی دوسری طرف۔ اور جب وہ صاحب اس طرح بادشاہ کی آمد کا اعلان کرتے تھے۔ تو دوسرے رؤساء ان پر رشک کرتے تھے۔ کہ کتنا عزت کا کام ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ حالانکہ عام حالات میں بگل بجانا کوئی عزت کی چیز نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن بادشاہ کی تخت نشینی پر ٹرمپیٹر trumpeter ہونا بڑی عزت کی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اگر دنیا کے بادشاہوں کے ٹرمپیٹر کی یہ عزت ہوتی ہے۔ تو

خدا تعالیٰ کی بادشاہت کا ٹرمپیٹر

ہونا کتنا عزت کا مقام ہے۔ مگر ہر شخص اس کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ یہ اعزاز بھی انہی لوگوں کے سپرد ہوگا۔ جو اپنے آپ کو اس کا مستحق ثابت کریں گے۔ اور اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو اسلام اور احمدیت کے لئے فنا کر دیں گے۔ پس پہلے استحقاق پیدا کرو۔ تا اللہ تعالیٰ یہ کام تمہارے سپرد کر دے۔

غرض ہماری جماعت کو اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی تخت نشینی کا ٹرمپیٹر مقرر کر دے۔ آج اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام یا آرچ بشپ کا عہدہ اسی کو دیگا۔ جس کے متعلق وہ یہ سمجھیگا۔ کہ یہ میرا دیوانہ عاشق ہے۔ اور اپنی تخت نشینی کے وقت ٹرمپیٹر کا عہدہ انہی لوگوں کے سپرد کریگا۔ جو اس وقت خدا تعالیٰ کے لئے اپنے دل کی آواز تک کو دبا دیتے ہیں۔ اور جن کی نسبت اللہ تعالیٰ قرار دیگا۔ کہ وہ اس کی تخت نشینی کے اعلان کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ خدا کرے۔ کہ ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہوں۔ جو دنیا میں اسکی تخت نشینی کی رسم ادا کرنے والے ہوں۔ یا دنیا میں اسکی تخت نشینی کا اعلان کرنے والے ہوں۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

قربانی کے قبول ہونے کا نشان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۱ ستمبر ۴۵ء کا خطبہ تحریک جدید کی طرف سے الگ چھپوایا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ (۱) ان احباب کے پیش کیا جا رہا ہے۔ جنہوں نے دفتر اول کے گیارھویں سال کا وعدہ کیا۔ مگر اسے سالم ادا نہیں کیا۔ اس وعدے کے ساتھ آپ کا وعدہ اور وصولی بھی درج ہے۔ تا آپ ۳۰ نومبر کی آخری میعاد آنے سے پہلے وعدہ پورا کر دیں۔

(۲) جن کا وعدہ دفتر دوم کے سال اول کا ایک ماہ کی آمد دینے کا ہے۔ اس کا کچھ حصہ ادا کر لیا ہے۔ کچھ قابل ادا ہے۔ ان کا وعدہ و وصولی کا حساب پتہ کی چٹ پر لکھا گیا ہے۔

(۳) جنہوں نے قرآن کریم کی اشاعت کے لئے وعدے کئے مگر وہ ابھی قابل ادا ہیں۔ چونکہ ۳۱ اکتوبر ۴۵ء آخری میعاد ہے۔ اس لئے ان کو ان کا وعدہ اور وصولی کا حساب دیکر مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں۔

(۴) حضور کا یہ خطبہ ہر سیکرٹری مال کو ارسال کیا جا رہا ہے۔ تا وہ اسے سنا کر وعدوں کی ادائیگی میں پوری توجہ کریں۔ اگر کسی سیکرٹری مال کے پاس جن احباب کے وعدے قابل ادا ہیں۔ فہرست نہ ہو۔ تو وہ فنانشل سکرٹری تحریک جدید سے فوراً فہرست طلب فرما دیں۔ تا کام میں حرج نہ ہو۔

وعدہ کرنے والے اور سیکرٹریان مال کو حضور کا ارشاد ذیل یاد رہے۔ فرمایا:۔

یاد رکھو! "انسان کو ایک قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسری قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ہونگی۔ جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا نہ ہو۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی قربانی کو قبول کر لیا ہے۔ اور آئندہ قربانیوں کے لئے اسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیگا"

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اہم تبدیلیاں جو کہ یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء سے عمل میں آئیں گی

سٹیشن جن کے مابین چلتی ہے	ٹرین نمبر	یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء سے تبدیلیاں
کراچی اور لاہور	۱۹ اپ ایکسپریس	کراچی سٹی سے ۱۰—۷ چلے گی اور لاہور ۵۵—۱۰ کی بجائے ۵—۱۲ بجے پہنچے گی اور لاہور سے ۵۰—۱۱ کی بجائے ۳۵—۱۲ پر چل کر راولپنڈی ۴۵—۲۰ کی بجائے ۲۰—۲۲ پر پہنچے گی۔
"	۲۰ ڈاؤن ایکسپریس	راولپنڈی سے ۵—۸ کی بجائے ۲۰—۸ پر چلے گی۔ اور کراچی سٹی ۴۰—۲۱ کی بجائے ۵۵—۲۱ پر پہنچے گی۔
روہڑی اور کوئٹہ	۹ اپ میل	روہڑی سے ۱۸—۱ کی بجائے ۳۰—۲ پر چل کر کوئٹہ ۱۵—۱۶ کی بجائے ۴۰—۱۶ پر پہنچے گی۔
"	۱۰ ڈاؤن میل	کوئٹہ سے ۲۰—۱۱ کی بجائے ۵۰—۱۱ پر چلے گی اور روہڑی ۴۰—۰ کی بجائے ۴۵—۰ پر پہنچے گی۔

(۲) ۷ اپ کراچی میل کراچی سٹی اور گھوٹکی کے درمیان اوقات کی بجائے جو کہ ٹائم اینڈ ٹیبل میں شائع ہو چکے ہیں مندرجہ ذیل اوقات کے مطابق چلے گی:-

کراچی سٹی	روانگی	۱۰—۱۵	حیدرآباد	آمد	۲۹—۱۹
				روانگی	۴۴—۱۹
کراچی چھاؤنی	آمد	۱۸—۱۵	روہڑی	آمد	۱—۱
	روانگی	۳۲—۱۵		روانگی	۳۱—۱
کوٹری	آمد	۵۳—۱۸	گھوٹکی	آمد	۳—۲
	روانگی	۱۳—۱۹		روانگی	۳۵—۲

گھوٹکی سے آگے یہ ٹائم اینڈ ٹیبل میں شائع شدہ اوقات کے مطابق ہی چلے گی۔

(۳) ایڈیشنل ٹرینیں

ٹرین جن سٹیشنوں کے درمیان چلائی گئی ہے

ٹرین نمبر	از سٹیشن	روانگی	تا سٹیشن	آمد	ریمارک
۱۲۰ — ڈاؤن	لدھیانہ	۵۰—۱۶	انبالہ چھاؤنی	۱۰—۲۰	
۱۱۹ — اپ	انبالہ چھاؤنی	۰۰—۵	لدھیانہ	۱۸—۸	
۲۵ — اپ	سہارنپور	۲۵—۱۶	انبالہ چھاؤنی	۴۵—۱۸	
۲۶ ڈاؤن	انبالہ چھاؤنی	۴۰—۱۰	سہارنپور	۰۰—۱۳	
۵۰۴/۵۴۴ ڈاؤن	لائل پور	۴۵—۲۱	لاہور	۴۵—۲	
۵۰۳/۵۴۳ اپ	لاہور	۴۰—۷	لائل پور	۲۰—۱۲	
۳۴۷ اپ	پانی پت	۱۵—۱۰	جیند	۴۵—۱۲	
۳۵۰ ڈاؤن	جیند	۴۸—۱۴	پانی پت	۲۳—۱۷	
۳۰۵ اپ	سیالکوٹ	۵—۱۱	امرتسر	۰—۱۶	
۳۰۴ ڈاؤن	امرتسر	۱۵—۱۷	سیالکوٹ	۳۵—۲۲	
۱۳۲ ڈاؤن	امرتسر	۲۵ ۱۴	پٹھان کوٹ	۵۵—۱۷	
۱۳۱ اپ	پٹھان کوٹ	۰۰—۲۴	امرتسر	۳۰—۴	
۸۰ ڈاؤن	لاہور	۳۰—۱۶	امرتسر	۳۰—۱۷	
۷۹ اپ	امرتسر	۳۰—۱۸	لاہور	۳۰—۱۹	
۱۱۳ اپ	میرٹھ سٹی	۱۵—۲۰	سہارنپور	۳۵—۲۳	
۱۱۴ ڈاؤن	سہارنپور	۰۰—۶	میرٹھ شہر	۳۰—۹	
۱۲۹ اپ	وزیرآباد	۵—۲۱	سیالکوٹ	۱۵—۲۲	
۱۸۴ ڈاؤن	سیالکوٹ	۰۰—۵	وزیرآباد	۱۵—۶	
۲۱۳ اپ	نوشہرہ	۴۰—۶	درگئی	۵۰—۹	

۲۱۴ ڈاؤن	درگئی	۳۰—۱۰	نوشہرہ	۱۵—۱۳
۲۱۵ اپ	نارووال	۲۰—۲۱	چک امرو	۵—۲۳
۳۱۶ ڈاؤن	چک امرو	۳۰—۴	نارووال	۱۳—۶
۱۵۲ ڈاؤن	جموں توی	۰۰—۱۱	وزیرآباد	۵۰—۱۳
۱۵۱ اپ	وزیرآباد	۲۵—۱۵	جموں توی	۱۰—۱۸
۲۰۴ ڈاؤن	جالندھر شہر	۰۰—۱۱	مکیریاں	۳۵—۱۳
۲۰۳ اپ	مکیریاں	۱۰—۱۴	جالندھر شہر	۴۵—۱۶
۳۹۰ ڈاؤن	جالندھر شہر	۰۰—۱۵	ہوشیارپور	۳۰—۱۶
۳۸۹ اپ	ہوشیارپور	۴۵—۲۰	جالندھر شہر	۱۴—۲۲
۲۳۷ اپ	ٹیکسلا	۰۰—۱۲	حویلیاں	۴۰—۱۴
۲۳۸ ڈاؤن	حویلیاں	۴۵—۱۵	ٹیکسلا	۰۰—۱۸
۲۵۸ ڈاؤن	ملک وال	۰۰—۱۱	بھیرہ	۳۰—۱۲
۲۵۷ اپ	بھیرہ	۱۵—۱۴	ملک وال	۴۵—۱۵
۱۷۷ اپ	رک	۴۵—۱۹	حبیب آباد	۱۰—۲۲
۱۷۸ ڈاؤن	حبیب آباد	۴۰—۹	رک	۵—۱۲
۹۱ اپ/۹۲ ڈاؤن	سکھر	۲۵—۱۵	سماسٹہ	۲۶—۱
۹۲ اپ/۹۱ ڈاؤن	سماسٹہ	۵۰—۲۱	سکھر	۰۰—۹
۸۷ اپ	دہلی	۳۵—۴	بھٹنڈہ	۴۴—۱۳
۸۸ ڈاؤن	بھٹنڈہ	۵۰—۱۳	دہلی	۳۵—۲۳
* ۴۷۲ ڈاؤن	خان پور	۴۰—۱۵	چچھراں	۲۵—۱۷
* ۴۷۱ اپ	چچھراں	۵۰—۱۸	خان پور	۴۰—۳

* یہ دونوں ٹرینیں ہفتہ میں تین بار چلنے کی بجائے (جیسا کہ اب چل رہی ہیں) آئندہ روزانہ چلیں گی +

(۴) ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء اور یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء کی درمیانی رات کو ٹرینوں کا فٹنگ

(۱) ۱۲۰ ڈاؤن سنیچر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو لدھیانہ ۳۰—۱۶ پر پہنچے گی اور وہاں سے ۵۰—۱۶ پر چل کر انبالہ چھاؤنی تک اپنے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔

(۲) ۲۵ اپ سنیچر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو سہارنپور ۴۵—۱۵ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۲۵—۱۶ پر چل کر لدھیانہ کو اپنے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔

(۳) انبالہ چھاؤنی اور لدھیانہ کے درمیان ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو ۷۹ اپ کے اوقات پر کوئی سروس نہیں چلائی جائیگی

(۴) ۸۸ ڈاؤن سنیچر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو بھٹنڈہ ۴۵—۱۲ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۵۰—۱۳ پر چل کر دہلی کو اپنے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔

(۵) ۹۲ ڈاؤن سنیچر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو سماسٹہ ۴۰—۲۱ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۵۰—۲۱ پر چل کر سکھر کو اپنے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔

(۶) ۹۱ اپ سنیچر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو سکھر سے ۲۵—۱۵ پر سروس نے کر لاہور کو چلے گی۔

(۷) ۱۷۷ اپ سنیچر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو رک پر ۳۰—۱۹ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۴۵—۱۹ پر حبیب آباد کو اپنے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔

(۸) ۵۰۴ ڈاؤن/۵۴۴ اپ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو لائل پور ۲۰—۲۱ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۴۵—۲۱ لاہور کو اپنے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔

(۹) ۳۲۰ ڈاؤن سنیچر ۱۹۴۵ء کو امرتسر ۱۰—۱۴ پر پہنچے گی۔ اور وہاں سے ۲۵—۱۴ پر بطور ۱۳۲ ڈاؤن سنیچر پٹھان کوٹ کے لئے چلے گی اور پٹھان کوٹ سے ۱۳۱ اپ کی حیثیت ۰۰—۲۴ پر چلے گی

99

(۱۰) ۳۱۵ - اَپ کمبنڈ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو نارووال ۵۰ - ۲ بجے پہنچے گی - اور وہاں سے ۲۰ - ۲۱ پر چک امرو کے لئے اپنے نئے اوقات کے مطابق چلے گی۔

(۱۱) ۱۲۹ اَپ سنجر ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو ۱۰ - ۲ پر وزیر آباد پہنچے گی - اور وہاں سے ۵ - ۲۱ پر اپنے نئے اوقات کے مطابق سیالکوٹ کے لئے چلے گی۔

(۱۲) ۴۰۹ اَپ مکسڈ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو حصار سے ۲۵ - ۲۳ پر سروس لیگی - اور لدھیانہ کیلئے چلے گی۔

یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء سے جاری شدہ ٹائم اینڈ فیر ٹیبل فروخت کے لئے موجود ہے - اور چھ آنہ فی کاپی کی قیمت سے ریلوے بک سٹالوں سے مل سکتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

احمدیت یعنی حقیقی اسلام ایک عظیم الشان نعمت ہے

دنیا میں ایسی کوئی جماعت نہیں سوائے جماعت احمدیہ جس کا یہ دعویٰ ہو کہ مرنے کے بعد اس کے متبعین بفضل خدا یقیناً جنت کے وارث ہوں گے

ثبوت از قرآن شریف: - خدا تعالیٰ سورۃ توبہ آیت ۱۱۱ میں فرماتا ہے ان اللّٰہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ؕ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جان و مال خرید لیا اس کے بدلے میں ان کے لئے جنت ہے - خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو ربانی مصلح مبعوث فرمایا ہے - اس کو الہاماً یہ بتلایا ہے کہ اس جماعت کے وہ لوگ خواہ مرد ہوں یا عورت اپنی جائداد کا کم از کم ⅒ اور زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ جو کہ اسلامی خدمات کے لئے دیں گے - اور اپنے اعلیٰ نمونہ اور جان و مال سے اسلامی خدمت بجا لائیں گے - ان کے لئے یقینی جنت ہے **ثبوت از حدیث شریف:** - سرور انبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی - سب کی سب جہنم میں جائے گی سوائے ایک کے اور جنتی فرقہ کی یہ علامت بتلائی کہ ما انا علیہ واصحابی یعنی وہ میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوگا - اس طریق محمدی کی صراحت سورہ یوسف کے آخری رکوع میں بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ اور آپ کے اصحاب کا اصل کام تبلیغ اسلام ہے - اس معیار کے مطابق اس زمانہ میں تمام جہان میں اپنی جان و مال سے تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہے پس خدا اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق صاف صاف ثابت ہے کہ جنتی فرقہ صرف جماعت احمدیہ ہے - مبارک ہیں وہ لوگ خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم جو جنتی راہ اختیار کرتے ہیں - اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو صاف صاف سمجھا دینے پر بھی اس کے خلاف جہنمی راہ اختیار کرتے ہیں - مرنے کے بعد مذکورہ دو راہوں کے سوائے تیسری کوئی راہ نہیں - اس ربانی سلسلہ کی صداقت کے متعلق اردو، انگریزی، گجراتی وغیرہ زبانوں میں لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد - دکن

تپدق اور پرانے بخار کے مریضو!

"جبری" کا نام نوٹ کر لو - یہی آپ کی زندگی کا سہارا ہے

ہزارہا استعمال کرنے والوں کا کہنا ہے کہ تپ دق کے مریض کی جان بچانے کے لئے "جبری" دوا نہیں - بلکہ ایک دائیو ریشنگی خداداد طاقت

نوٹ کر لو
تپ دق کے مریضو!

آج نہیں تو کل - ابھی نہیں تو پھر اپنی بیماری جان بچانے کے لئے "جبری" کا استعمال کرنا ہی پڑے گا - پھر کیوں نہیں ابھی شروع کر دیتے - ورنہ پھر وہی تل ہوگی اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ۔ اس لئے آج ہی آرڈر دے کر اپنی جان کی حفاظت کریں - آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - تاکہ جلد ... دسوں آدمی بذریعہ تار آرڈر دیتے ہیں۔

تار کا پتہ: - انڈین اسٹورز جگادھری ——— نوٹ کریں

قیمت جبری

سپیشل شیشہ جس میں ساتھ ساتھ طاقت بڑھانے کے لئے موتی - ابرک - سونا و دو جگر نعمتی کشتہ جات بھی پڑتے ہیں مکمل کورس چالیس روز ۷۵ روپیہ نمونہ دس روز کے لئے ۲۰ روپیہ -

جبری علاوہ صرف قیمتی جڑی بوٹیوں کا مرکب ہے مکمل کورس ۶۰ روپیہ نمونہ دس روز چھ روپے -

دس روز میں حیرت انگیز فائدہ ہوگا محصول ڈاک ۱۵ ار آدہ

رانیصاحب کے - ایل شرما اینڈ سنز رئیس بینکرز
(۲) شیلانگ آسام یا پنجاب آفس "جگادھری"

باجازت امور عامہ

قطعات زمین قابل فروخت

آٹھ قطعات زمین قابل فروخت ہیں - رقبہ دس دس مرلہ سے کچھ زیادہ ہے - ان میں سے چھ قطعات کو دو طرف راستے ہیں آبادی کے درمیان ریلوے سٹیشن قادیان سے قریباً پانچ منٹ کا راستہ ہے - سالم رقبہ اکٹھا بھی فروخت ہو سکتا ہے - قیمت بلحاظ پیمائش ایکسو ۱۰۱ روپیہ فی مرلہ ہے۔

شیخ عطاء اللہ پنشنر
دارالفضل - قادیان

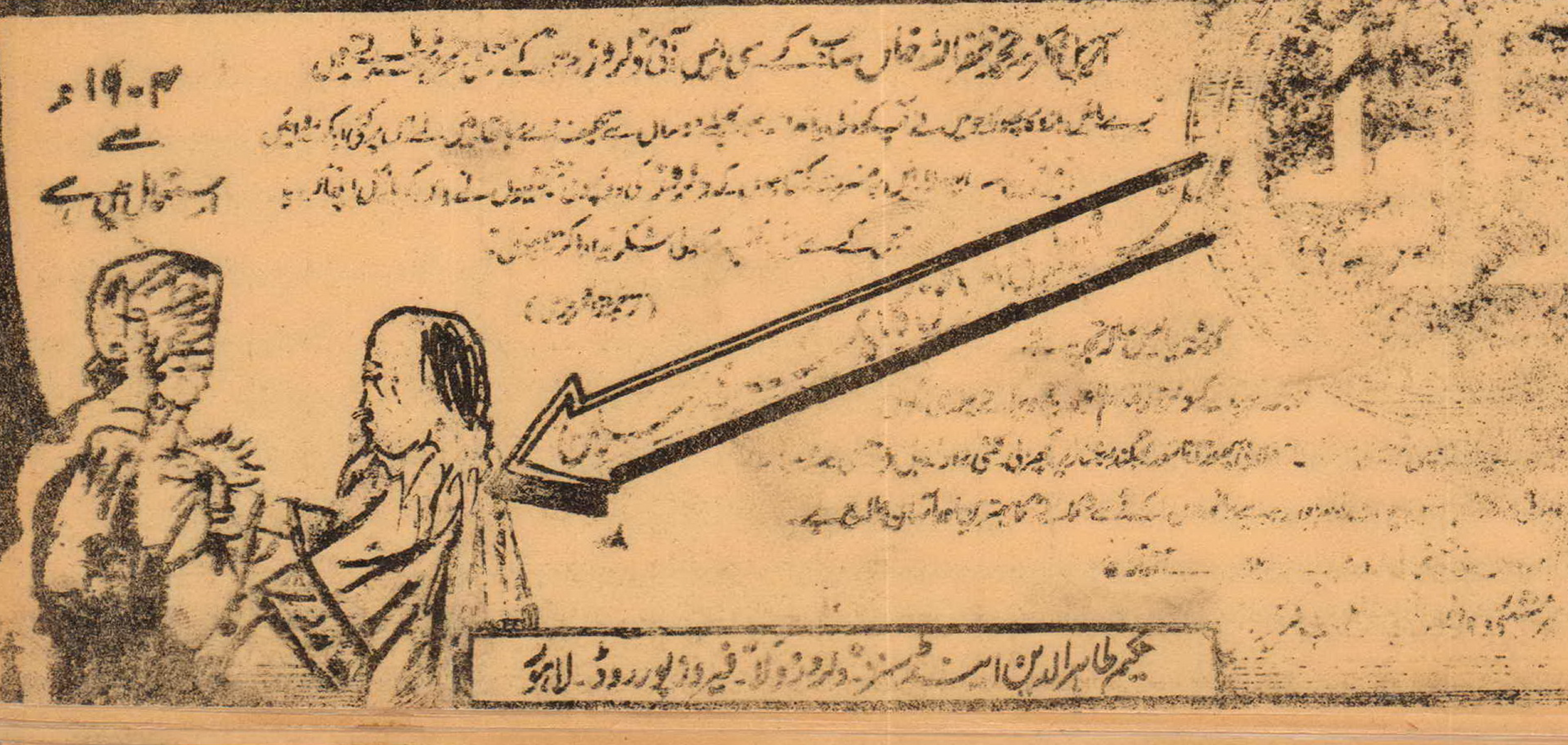

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں - قیمت کمعید قرص عہ پچاس قرص ۳ ارپہ

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ برطانوی رائے عامہ اور لنڈن کے پولیٹیکل حلقے اس امر پر متفق الرائے ہیں۔ کہ اس مرحلہ پر ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے میں برطانیہ زیادہ سے زیادہ یہی کچھ کر سکتا ہے۔ جس کی وضاحت لارڈ ویول اور مسٹر ایٹلی نے اپنی تقریروں میں کر دی ہے۔ کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ انتہائی قدم ہے۔ جو برطانوی حکومت اٹھا سکتی ہے۔

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے آزاد ہندوستان کے متعلق اپنے پروگرام کا انکشاف کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ آزاد ہندوستان میں بنیادی صنعتوں پر گورنمنٹ کا کنٹرول ہوگا۔ زمینداری سسٹم اڑا دیا جائیگا۔ اور کاشتکاری کو کو اپریٹو لائنوں پر جاری کیا جائیگا۔

کولمبو ۲۸ ستمبر۔ سیلون سٹیٹ کونسل کے اجلاس میں قائم مقام وزیر زراعت کی طرف سے حکومت ہند کے نمائندہ مسٹر ایینے پر توہین آمیز نکتہ چینی سے سنسنی پھیل گئی۔ جبکہ اس نے اس بات کا مطالبہ کیا۔ کہ حکومت ہند مسٹر ایینے کو واپس بلا لے۔ وزیر زراعت کو شکایت یہ تھی۔ کہ مسٹر ایینے نے ان سے ہندوستانی تاجروں پر اثر انداز ہونے والے ایک قانون کے بارے میں معلومات طلب کی تھیں۔ آپ نے مسٹر ایینے کے رویہ کو ہندوستانی امپیریلزم قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر ایینے نے لنکا اور ہندوستان کے تعلقات زیادہ کشیدہ بنا دیئے ہیں۔ لنکا کے ہوم ممبر اور کونسل کے پریذیڈنٹ نے مسٹر ایینے کو صفائی کا موقع دیئے بغیر وزیر زراعت کی طرف سے اس قسم کے ریمارکس پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ نیویارک ٹائمز کے ٹوکیو کے نامہ نگار نے شہنشاہ ہیروہیٹو سے انٹرویو کی اطلاع دی ہے۔ جس میں شہنشاہ نے کہا ہے۔ کہ وہ جنگ کے خلاف تھا۔ اور نہ ہی یہ چاہتا تھا۔ کہ پرل ہاربر پر خفیہ حملہ کیا جائے۔ بلکہ مجھے امید تھی۔ کہ حملہ کرنے سے پہلے ٹوجو باقاعدہ اعلان کرے گا۔ شاہ جاپان نے کہا۔ وہ برطانیہ کی طرح آئینی بادشاہت پسند کرتے ہیں۔ اور کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس بارہ میں ضروری آئینی تبدیلیاں عوام کی مرضی کے مطابق کی جائیں۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ بمبئی سے جو اصحاب واپس آئے ہیں۔ ان میں سے ایک کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں اپنی ترمیم کے گر جانے کے بعد میاں افتخار الدین نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی ممبری سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور استعفیٰ کی خبر بمبئی کے اخباروں میں چھپ بھی چکی ہے۔ یہ قیاس کیا جا رہا ہے۔ کہ شاید میاں صاحب کانگرس کی ممبری سے بھی استعفیٰ دے دیں گے۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ سونا -/۷۶ روپے چاندی -/۱۳۴ روپے پونڈ -/۵۲

امرتسر ۲۸ ستمبر۔ سونا -/۷۹ روپے چاندی -/۱۳۴ روپے پونڈ -/۵۲ روپیہ۔

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ صدر ٹرومین نے یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ جرمن بحری بیڑہ تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ ان میں سے ایک حصہ روس کو۔ اور ایک حصہ برطانیہ کو۔ اور ایک حصہ امریکہ کو ملے گا۔ یہ فیصلہ جرمنی میں منعقدہ کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ صدر ٹرومین نے مزید کہا۔ کہ جاپانی بحری بیڑے کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اس کا فیصلہ ایک نمائندہ کانفرنس میں کیا جائیگا۔ جس طرح کہ جرمنی اور اٹلی کے بحری بیڑوں کے متعلق کیا گیا تھا۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ یروشلم سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کے ناجائز اور غیر قانونی داخلہ کو روکنے کے لئے فلسطین میں مزید فوجیں بھیجی جا رہی ہیں۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ ۸۰۰ حاجیوں کا دوسرا جہاز کل کراچی سے حجاز روانہ ہو گیا ہے۔

سری نگر ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ پروگرام کے ماتحت لارڈ ویول وائسرائے ہند ماہ اکتوبر کے شروع میں کشمیر جائینگے۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ جاوا کی قوم پرست تحریک کے لیڈر ڈاکٹر سوئے کارنو نے ایک انٹرویو کے دوران میں یہ دعویٰ پیش کیا۔ کہ ان کی تحریک ڈچ ایسٹ انڈیز کی ۷ کروڑ آبادی کے ۹۵ فی صدی حصہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ آپ نے نامہ نگاروں کو بتایا۔ کہ ہم ہالینڈ سے مکمل طور پر قطع تعلق کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ڈچ باشندوں کے دوش بدوش رہنے کی اجازت ہوگی۔

قاہرہ ۲۸ ستمبر۔ حکومت فلسطین قیام امن و بحالی قانون کے لئے ہنگامی قوانین نافذ کرنے والی ہے۔ فلسطین میں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔

دہلی ۲۸ ستمبر۔ ہانگ کانگ کے لئے تمام قسموں کے تار ان شرحوں پر لئے جاتے ہیں۔ جو پوسٹس اینڈ ٹیلیگراف گائڈ کے موجودہ ایڈیشن میں درج ہیں۔ لیکن ان پر سنسر کے موجودہ قواعد کا اطلاق نہ ہوگا۔

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۲۴ اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ نواب ممدوٹ صدر مسلم لیگ اور صدر پارلیمنٹری بورڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں جو اصحاب مسلم لیگ ٹکٹ پر امیدوار کھڑے ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے ارادہ سے صدر پارلیمنٹری بورڈ و ممدوٹ بورڈ کو مطلع کر دیں۔

سورت ۲۸ ستمبر۔ دریائے نربدا۔ تاپتی اور وشوامتر کی طغیانی میں ابھی تک کمی کے کوئی آثار پیدا نہیں ہوئے۔ سورت کے قریب تاپتی میں پانی ۲۹ فٹ اوپر چڑھ آیا ہے۔ کئی مقامات پر ریلوے لائنوں اور ریلوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ کئی جگہوں پر تار اور ٹیلیفون کے کھمبے اکھڑ گئے ہیں۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف نے اینگلو سوویٹ کلچر ریلیشنز کی طرف سے دی گئی ایک دعوت میں اعلان کیا۔ کہ اینگلو سوویٹ دوستی کو مزید تقویت پہنچانے کی ضرورت ہے۔

پیرس ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لنڈن میں امریکہ برطانیہ فرانس اور دیگر مغربی طاقتوں کے ساتھ روس کا ایک معاہدہ ہو جائیگا۔ جس کی رو سے یورپ کی مرکزی اندرونی ٹرانسپورٹ کمپنی میں حصہ دار بن جائیگا۔ یہ کمپنی ابھی تک عارضی حیثیت میں کام کر رہی ہے۔

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ جاپان کے شہنشاہ ہیروہیٹو اور جنرل میکارتھر کی ملاقات کے حالات کا ایک فوٹوگرافر نے ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب شہنشاہ کمرے میں داخل ہوئے۔ تو انہوں نے جھک کر سلام کیا۔ اور جنرل میکارتھر نے آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔ سب سے پہلے جنرل میکارتھر نے شہنشاہ سے پوچھا۔ کیا آپ تصویر اتروائیں گے۔ تو شہنشاہ نے کہا ہاں۔ اس پر اس تاریخی واقعہ کے تین فوٹو لئے گئے۔

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے ایک بیان میں بتایا کہ جاپان کی فوجی رسد کو لیکر بھوکے شہریوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ سب سامان خورد نوش لیکر ہوم وزارت کے سپرد کر دیا جائیگا۔ اور وہ خود اسے تقسیم کرے گی۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ وہ ریلوے گاڑیاں جو پہلے فوجوں کے کام آتی تھیں۔ اب شہری ضروریات کے لئے کام کرینگی۔ تمام جاپانی فوجیوں سے ہتھیار لے لئے جائینگے۔ انہیں یا تو نمائشی جگہوں پر رکھا جائیگا۔ یا اتحادی سپاہیوں کے حوالے کر دیا جائیگا۔ تا کہ وہ ان سے ٹریننگ حاصل کریں۔

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ جنرل میکارتھر کے حکم سے دسویں امریکن فوج کو توڑ دیا گیا ہے۔ اس کے کمانڈر انچیف جنرل سٹلویل ہیں۔

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ ایک جاپانی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جاپانی فوجوں کی سب رجمنٹوں کے جھنڈے جلا دیئے گئے ہیں۔ ہر رجمنٹ کا کمانڈر اپنا جھنڈا لیکر میدان میں پہنچکر اسے جلا دیتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ سب جاپانی ڈویژن بالکل ختم ہو گئے ہیں۔

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ کل شام شہر کی حالت کافی سدھر چکی تھی۔ مگر آج سویرے حالت پھر بگڑ گئی۔ شہر کی کئی گلیوں میں لوگوں پر پتھر پھینکے گئے۔ پولیس نے حالات پر قابو پانے کے لئے گولی چلا دی۔

پونا ۲۸ ستمبر۔ ایم۔ اے گرمانی افسر اعلیٰ تعمیرات نے ایک تقریر میں بتایا۔ امید ہے کہ میرا محکمہ تعمیرات نو میں پوری سرگرمی اور تندہی سے کام لیگا۔ اور کام کرنے والوں کی پوری پوری امداد کریگا۔ اس وقت محکمہ اس طریق پر کام کر رہا ہے۔ جو دوسرے ممالک میں کام کے طریق ہیں۔ امید ہے کہ یہ آزمودہ طریق یہاں بھی کارگر ہونگے۔

فلسطین ۲۸ ستمبر۔ آج یہودیوں کے مشہور لیڈروں کا جلسہ ہوا۔ جس میں ایک بیان جاری کیا گیا۔ کہ حکومت برطانیہ کے وائٹ پیپر کی پالیسی کو جو فلسطین کے متعلق ہے۔ منظور نہ کیا جائیگا۔

چنگکنگ ۲۸ ستمبر۔ چین کی گورنمنٹ نے چینی صنعت کو ترقی دینے کے لئے ایک بہت بڑا پروگرام تیار کیا ہے۔ جس میں تین امور کو مد نظر رکھا جائیگا۔ (۱) عام لوگوں کے بود و باش کے معیار کو بلند کیا جائے۔ (۲) ملک میں ایسے انتظامات کئے جائیں۔ جن سے قحط پڑنے کے امکانات باقی نہ رہیں۔ (۳) ملکی صنعت کو منظم کرکے اور زیادہ طاقتور بنایا جائے۔

[illegible] ۲۸ ستمبر۔ سنگاپور سے بہت سے شہری نظر بند جن میں بارہ بچے بھی شامل ہیں۔ آج یہاں پہنچ گئے۔